

ادبیات

غزل

جناب آلم مظفر نگرہی

حجابِ نور و ظلمت میں رہے پرتو نگن ہم بھی
 نہ رکھیں کیوں غم ہستی سے ربط حسن ظن ہم بھی
 کہے جاتے تھے اک دن زینتِ بزمِ وطن ہم بھی
 قفس کی شام سے کرتا ہے جو صبحِ جنم پیدا
 سرسبز پنہنج کر یہ حقیقت کھل گئی آخر
 رنگِ بوئے گل موجِ نفس اڑتی ہے ہر لحظہ
 نمودِ ماسوا کو کہ رہا ہے پردہِ جلوہ
 ہمیں شوخی ہر جلوہ سے کیوں ہوتی نہ آگاہی
 ہر اک ذرہ انا الحق کہہ اٹھا خاکستریوں کا
 کریں تجویزِ خاک شمعِ دیدار کا معضل میں
 نئے آئینوں میں عکسِ قدامت دیکھ لیتے ہیں
 حضورِ شمعِ معضل کیوں نہ جلنے کیوں نہ مٹ جاتے
 حذر رکھے امانت دار ہے خونِ شہیداں کی

کبھی تھے شامِ عزت اور کبھی صبحِ وطن ہم بھی
 ازل سے ہیں زمینِ گردشِ چرخِ کہن ہم بھی
 جن میں تھے شریکِ نغمہ سجاں جن ہم بھی
 اسیری میں لئے بیٹھے ہیں وہ دیوانہ پن ہم بھی
 رہے خود زندگی کی رہ میں اپنے راہزن ہم بھی
 جن میں کر رہے ہیں مشقِ پرواز جن ہم بھی
 حرمِ دالو سمجھتے ہیں مذاقِ برہمن ہم بھی
 میانِ انجن تھے نکتہ دانِ انجن ہم بھی
 جگا بیٹھے پھر اک ہنگامہ دارور سن ہم بھی
 ذرا دیکھیں تو اسبابِ شکستِ انجن ہم بھی
 بالآخر میں تو دانائے روایات کہن ہم بھی
 تینکے کی طرح تھے سرفروشِ انجن ہم بھی
 سمجھتے ہیں مقامِ عظمتِ خاک جن ہم بھی

آلم ماتم کرے گا کون بربادی گلشن کا

اگر ہو جائیں نذرِ انقلاب جن ہم بھی